❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت انسانیت
وقت 5-7 منٹ

جماعت احمدیہ اور خدمتِ انسانیت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران:111)

یعنی تم بہترین امت ہو اور تم لوگوں کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔

بدل دردے کہ دارم از برائے طالبانِ حق
نمے گردد بیان آں درد از تقریر کوتاہم
دل و جانم چناں مستغرق اندر فکر اوشان است
کہ نے ازدل خبر دارم نہ از جانِ خود آگاہم
بدیں شادم کہ غم از بہرِ مخلوقِ خدا دارم
ازیں در لذّتم کز درد مے خیزد ز دل آہم
مرا مقصود و مطلوب و تمنّا خدمتِ خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسم ہمیں راہم

درد جو طالبانِ حق کے لئے دل میں رکھتا ہوں وہ درد میری مختصر تقریروں سے بیان نہیں ہو سکتا۔میرے دل و جان ان کی فکر میں اس قدر غرق ہیں کہ نہ اپنے دل کی خبر ہے نہ اپنی جان سے خبر دار ہوں۔خوش ہوں اس پر کہ مخلوقِ خدا کا غم خوار ہوں اس سے لذّت پاتا ہوں جب دل سے میری درد بھری آہ اُٹھتی ہے۔میرا مقصود، میرا شوق، میری آرزو خدمتِ خلق ہے۔یہی میرا کام، یہی میرا دین، یہی میرا حسنِ رفتار اور یہی میری راہ ہے۔

معزز سامعین! آج مجھے آپ حاضرین کے سامنے جماعتِ احمدیہ کی خدماتِ انسانیت پر اظہارِ خیال کرنا ہے۔

جو آیت خاکسار نے تلاوت کی ہے اُس میں ہم مسلمانوں کا نصب العین انسان کی خدمت کو قرار دیا گیا ہے۔اسلام نے خدمتِ انسانیت کے تعلق سے اتنی واضح اور جامع تعلیم دی ہے کہ کسی اور مذہب میں اس کی مثال نظر نہیں آتی۔دنیا گواہ ہے کہ آج سے چودہ سو سال قبل بالعموم ساری دنیا اور بالخصوص سرزمین عرب میں ہر سو جہالت اور گمراہی کا دَور دورہ تھا۔انسان، انسانیت کا دشمن ہو چکا۔ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں ایک دوسرے سے صدیوں سے عداوت رکھتے تھے اور قبائل کے قبائل برسوں اس آگ کی لپیٹ میں جھلستے رہتے تھے۔انسانیت کا تصوّر کرنا محال تھا۔ایسے پُر آشوب دَورِ ظلمت میں خدمت انسانیت کا علمبردار نمودار ہوا اور اپنے کرامات و معجزات سے وحشیوں کو انسانیت کے زیور سے آراستہ کیا۔محسنِ انسانیت سید الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوتِ قدسیہ سے دیکھتے دیکھتے نہ صرف انہیں باخدا انسان بنایا بلکہ خدا نما انسان بنادیا ہر سو انسانیت کا بول بالا ہونے لگا۔آپؐ کی آخری وصیت انسانیت کا شرف اور اس کے حقوق کے قیام کے لئے ایک جیتی جاگتی تصویر ہے۔بلا امتیاز رنگ و نسل قوم و علاقہ اور مذہب و ملّت کے تمام انسانوں کو مخاطب کرکے فرمایا:

”اے لوگو! یاد رکھو جیسا یہ دن اور یہ مہینہ حرمت والا ہے اسی طرح تمہاری جان مال اور عزّت ایک دوسرے پر حرام ہیں۔دیکھو! امانتیں ان کے مالکوں کے سپرد کرنی چاہئیں۔اے لوگو! عورتوں کا تم پر حق ہے جیسا کہ تمہارا عورتوں پر حق ہے۔وہ تمہارے ہاتھوں میں خدا تعالیٰ کی امانت ہیں۔پس تم ان سے نیک سلوک کرو اور دیکھو! غلاموں کا بھی خیال رکھو۔وہ خوراک جو تم کھاتے ہو ان کو کھلاؤ اور جو پوشاک تم پہنتے ہو ان کو پہناؤ۔“

اسی طرح فرمایا:
"کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی سرخ رنگ والے کو کالے رنگ والے پر اور کسی کالے رنگ والے کو کسی سرخ رنگ والے پر فضیلت نہیں۔ فضیلت کا معیار تقویٰ ہے۔"

(بخاری)

دَورِ حاضر میں محسنِ انسانیت کے ظلِّ کامل اور آپؐ کے عاشقِ صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام الٰہی وعدوں کے مطابق دنیا کو خدمت انسانیت کا درس دینے کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپؑ نے اپنی مطہّر زندگی میں اس کا عملی نمونہ اپنے قول و فعل سے دنیا کے سامنے پیش فرمایا اور اپنی جماعت کو جس عمدگی کے ساتھ اس کا درس سکھایا اس کے نتیجہ میں دنیا خود مشاہدہ کررہی ہے کہ آج پورے اکنافِ عالم میں خدمتِ انسانیت کی عظیم ذمہ داری کو جماعت احمدیہ جس طرح بجا لا رہی ہے اُس کا عُشرِ عشیر بھی دیگر اسلامی جماعتوں میں نظر نہیں آتا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:
"ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو مَیں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں۔"

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 28)

نیز آپؑ نے فرمایا:
"ہمارے بڑے اصول دو ہیں۔ اوّل خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ صاف رکھنا دوسرے اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا۔"
تاریخ احمدیت گواہ ہے کہ ان پاک تعلیمات کی روشنی میں افرادِ جماعتِ احمدیہ انسانیت کی خدمت اور اس سے سچی ہمدردی کے لئے ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ یوں تو ایک سو چھتیس سالوں پر پھیلی ہوئی ہے اور اس کی خدمات کا یہاں احاطہ کرنا محال ہے ہم اجمالی رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت پر جب ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی زندگی میں اپنے صحابہ کے اندر خدمت انسانیت کا جذبہ اس قدر کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا کہ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی احمدی کو خدمت کا موقع ملا ہو اور اُس نے ہاتھ سے جانے دیا ہو۔ گالیاں سن کر دعا دینے کا موقعہ ملا ہو تو اِس میں ایک امتیازی نمونہ قائم کر کے نہ دکھایا ہو یا سکھ آرام دینے کا موقع آیا اور اُس میں بھی مثال قائم نہ کی ہو۔ بُری عادت کو دیکھ کر انکساری کو انتہا تک نہ پہنچا دیا ہو اور کبھی کسی انسان کو انسان کی ضرورت پڑی تو جماعت احمدیہ کے افراد ایسے وقت میں صف اوّل میں نظر نہ آئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہوتے وقت ہر احمدی یہ عہد کرتا ہے کہ
"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔"
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافتِ مبارکہ کے ادوار میں یہ کام بہت وسعت پکڑ گیا۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کے اندر خدمت کا جذبہ تیز تر اور مستحکم بنانے کے لئے احبابِ جماعت کو اُن کی عمر اُن کی قابلیت و صلاحیت اور اُن کی استعدادوں کے مطابق پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا اور ہر طبقہ کو ایک ذیلی نظام کے ساتھ وابستہ کر کے انہیں اپنے دائرہ کار کے مطابق ایک لائحہ عمل دیا جس میں ہر ایک کے سپرد خدمتِ انسان کا ایک باقاعدہ شعبہ کیا گیا ہے۔ اطفال الاحمدیہ اپنے دائرہ میں اپنی استطاعت کے مطابق انسانی خدمت پر مامور ہیں۔ یہ ننھے بچے پیاسوں کو پانی پلانا، مسافروں کو راستہ بتانا اور ان کا بوجھ اٹھانا، ہمسایوں کا سودا سلف لا کر دینا اور بیماروں کی تیمارداری کرنے کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے سپرد ان کی صلاحیت اور قوت کے مطابق خدمتِ انسانیت بجا لانے کے لئے غرباء و مساکین کی مدد کرنا، بھوکوں کو کھلانا۔ مریضوں کی تیمارداری کرنا۔ مظلوم کی مدد کرنا، شادی کے انتظامات کرنا۔ تجہیز و تکفین کے انتظامات میں مدد کرنا۔ خون کا عطیہ دینا وغیرہ کیا گیا ہے۔ اِن کے اِس سلسلہ میں شعبہ کا نام خدمتِ خلق ہے۔ اس طرح "انصار اللہ" میں ایثار کے نام سے شعبہ مقرر ہے جس کے تحت فری میڈیکل کیمپنگ اور کئی کام جاری رہتے ہیں۔ "ناصرات الاحمدیہ" اور پھر "لجنہ اماء اللہ" سب اپنے اپنے حلقہ اور اپنے اپنے دائرہ میں بڑے ٹھوس اور موثر پیمانے پر انسانی خدمت بجا لا رہے ہیں اور یہ خدمت کا دائرہ اس قدر وسعت پکڑ چکا ہے کہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کی ان پانچوں ذیلی تنظیموں کی ماہانہ کارگزاری رپورٹس سے ہی اگر ان خدمات کو جمع کیا جائے تو اس کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہوگی۔

خدمت بذریعہ وسیع لٹریچر

سامعین کرام! بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے اپنی زندگی میں سو سے زائد کتب تصنیف فرمائی ہیں اور اس کے ذریعے سے انسان کی روحانی بقا کی سب سے اہم ترین خدمت سر انجام دی۔ آپؑ نے اپنی تصنیفات میں سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا ہے کہ انسان کی اپنے خالق حقیقی سے آشنائی ہو جائے اور بندے کا اپنے معبود حقیقی کے ساتھ رشتہ مضبوط ہو جائے اور اس کا مقرب ہو کر دنیا و آخرت کے حسنات سے مالامال ہو سکے اور اس کی جنت کا حقیقی وارث بن جائے۔ نیز آپؑ نے اپنی تحریرات کے ذریعہ انسانی جذبات و احساسات کی جس رنگ میں خدمت کی ہے اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔

انسانیت کی بقا اور امن و امان کے قیام کے سلسلہ میں پہلی ضروری بات یہ ہے کہ ہر مذہب اور فرقہ کے لوگ تمام بانیانِ مذاہب کا احترام کریں اور جب بھی ان کا نام لیں عزّت و تکریم کے جذبہ کے ساتھ لیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی وفات سے دو روز قبل قوم کے نام اپنی آخری وصیت "پیغام صلح" تصنیف فرمائی جس میں بہت ہی دردمندانہ نصیحت کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

"اے عزیزو! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالۂ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد 23 صفحہ:454)

اس طرح آپؑ اپنے وطن کی دو بڑی قوموں کی صلح جوئی، بھائی چارہ اور اتحاد و اتفاق سے رہنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"ہندو اور مسلمانوں اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے نکال دیں گے یا مسلمان اکھٹے ہو کر ہندوؤں کو جلا وطن کر دیں گے ... جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 443)

آج ہمارے ملک کی حالت روز مرہ بگڑتی جا رہی ہے۔ درندگی اور وحشیانہ کاروائیاں روز مرّہ کا مشغلہ بن چکا ہے۔ انسانی قدر ہر سمت سے کافور ہوتی نظر آتی ہے۔ انسان کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے اور آج کی انسانیت جس مہلک مرض کا شکار ہو چکی ہے۔ اس کے بارے میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے بنی نوع انسان کو ان محرکات سے آگاہ فرمایا تھا اور اس سے اجتناب کی نصیحت فرمائی تھی کہ پرانے مذموم واقعات اور ظلموں کی داستانوں کو خواہ وہ حقیقی ہوں دہرایا نہ جائے اور پُرانے غموں کو کریدا نہ جائے۔

طبّی خدمات

سامعین! بانیٔ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ صرف روحانی طبیب تھے بلکہ جسمانی طبیب بھی تھے۔ آپؑ نے طب کی کتابیں اپنے والد صاحب سے پڑھی تھیں۔ آپؑ نے طب کے ذریعہ بہتوں کو فائدہ بخشا۔ سینکڑوں لاعلاج مریض آپؑ کے خداداد علم طب سے شفایاب ہو گئے۔ آپؑ نے کبھی طبابت کو ذریعہ معاش نہیں بنایا بلکہ اسی سے مخلوق خدا کی خدمت ہی آپؑ کا مقصد رہا۔ آپؑ کے نسخہ جات علم طب مسیح موعودؑ کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ جس میں کئی ایک ایسے نسخے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کشفاً بتائے۔ آپؑ نے اپنا مطب قادیان میں ہی کھول لیا تھا اور اس کے ذریعہ ہزاروں انسانوں کی خدمت کی جو بعد میں نور ہسپتال میں تبدیل ہوا اور آج سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود جدید بنیادوں پر اُستوار خدماتِ انسانیت میں مصروف ہے۔ پاکستان بننے کے بعد ربوہ کی ترویج اور آبادکاری کے لئے جو ابتدائی کارہائے نمایاں سر انجام پائے اُن میں فضلِ عمر ہسپتال کی تعمیر بھی شامل ہے جو ہر شعبہ ہائے امراض پر مشتمل خدمتِ انسانیت میں مصروف ہے۔ اِن میں ایک گائنی کالوجی ہسپتال بھی ہے۔ اِس کے علاوہ گزشتہ بیس سالوں سے دل کے امراض کے لئے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ بڑی کامیابی کے ساتھ خدمتِ انسانیت میں مصروفِ عمل ہے۔ ہومیو پیتھی کی بے شمار فری ڈسپینسریاں کام کر رہی ہیں جن میں سے ایک طاہر ہومیو پیتھی ہسپتال خدمتِ انسانیت میں نمایاں نام پیدا کر چکا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے نصرت جہاں سکیم کی تحریک فرمائی جس کے تحت ڈاکٹرز ایسی ایسی جگہوں پر گئے جہاں نہ پانی نہ آرام جھونپڑیوں میں گزارا کرنا پڑا۔ اور اس بے سروسامانی کے عالم میں قائم شدہ ہسپتالوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت بخشی کہ عام لکڑی کے میزوں پر بڑے بڑے عمائدین آپریشن کروانے چلے آتے ہیں۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے کیوں اعلیٰ درجہ کے ہسپتال چھوڑ کر یہاں آتے ہو تو برملا کہتے ہیں شفاخانہ یورپ میں ہے نہ امریکہ میں، شفاء ہے تو احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھوں میں جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ احمدی ڈاکٹروں کا مسیح النفس ہونا اپنے آقا مسیح محمدی کی برکتوں کا ثمرہ ہے۔ گزشتہ 50 سالوں میں اِس مبارک سکیم کے تحت یہ نظام اتنا مربوط ہوا کہ اب افریقہ کے دسیوں ممالک اِس نعمت سے استفادہ کر رہے ہیں اب تو ایلو پیتھی کے ساتھ ساتھ ہومیو پیتھی ہسپتال بھی کھل چکے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دَورِ مبارک میں آپ کی ولولہ خیز قیادت اور رہنمائی میں سیرالیون میں لجنہ اماء اللہ یوکے کی مدد اور تعاون سے گائنی کا ایک ہسپتال کام کرنے لگا ہے جبکہ برکینا فاسو میں مجلس انصار اللہ برطانیہ نے آنکھوں کا ایک خوبصورت ہسپتال تعمیر کروایا ہے جس نے کام شروع کر دیا ہے۔

بلڈ ڈونیشن کیمپس کا نظام الگ سے دنیا کی مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔ جس میں ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت قائم بلڈ ڈونیشن کا ادارہ نمایاں خدمت انجام دے رہا ہے۔ یہاں آنکھوں کے کارنیا کی تبدیلی کا بھی انتظام ہے۔ اِس کے علاوہ دنیا بھر خدام کے تحت خون کی تحریک سے احمدی نوجوان اپنے اپنے علاقہ میں ضرورتمندوں کے لئے بلالحاظ قوم و نسل خون کا عطیہ دیتے ہیں۔

دنیا بھر میں وباؤں، زلزلوں اور جنگوں میں جماعت احمدیہ کو حیرت انگیز طبّی خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ جماعتوں میں فری کیمپس کا ہر سال اہتمام و انعقاد کا ذکر اختصار سے مَیں اوپر کر آیا ہوں جس میں ہزاروں مریضوں کا معائنہ کیا جاتا ہے اور ساتھ میں مریضوں کی ادویات اور ان کے آرام و طعام کا اعلیٰ انتظام کیا جاتا ہے۔ اس طرح ان کیمپوں کے لئے احمدی ڈاکٹر صاحبان اپنا قیمتی وقت وقف کرتے ہیں جس سے خدمت انسانیت کی حقیقی روح کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

خدمت بذریعہ تعلیم

سامعین! قوم کے بچے اور بچیاں، مرد اور عورتیں دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم بھی حاصل کریں اور صحیح معنوں میں خَلقِ خدا کو فائدہ پہنچا سکیں۔ اس غرض کے لئے جماعت احمدیہ اپنے آغاز سے ہی تعلیمی اداروں کے قیام کی طرف خصوصی توجہ دیتی آ رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دَور میں ہی مدرسہ ”تعلیم الاسلام“ کا افتتاح ہوا۔ پھر بعد میں تعلیم الاسلام سکول و کالج قائم ہوا۔ 1946ء میں قادیان میں ”فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ“ کا افتتاح کیا گیا۔ جو بعد میں دارالہجرت ربوہ میں منتقل ہوا اور تعلیم الاسلام سکول و کالج بھی ربوہ میں قائم ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1979ء میں جماعت کو سائنسی میدان میں بلندیوں پر پہنچانے کے عظیم پروگرام کا اعلان فرمایا اور وظائف کمیٹی کی تشکیل فرمائی اور 1980 میں عظیم الشان تعلیمی منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ صدر انجمن احمدیہ کی جانب سے ”وظائف و امداد کتب تعلیمی“ کے تحت نادار طلباء کی امداد کی جاتی ہے۔ جس کا دائرہ کار اب تمام دنیا میں پھیل چکا ہے۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت مختلف ممالک میں جماعت کے بیسیوں سکول اور کالج جاری ہیں۔ خصوصاً افریقہ میں بہت ہی وسیع پیمانے پر اور بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ ہندوپاک میں بہت سکولز جاری ہیں۔ نوجوانوں میں تقریر و تحریر کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے اعلیٰ سوچ و فکر کو فروغ دینے کے لئے جماعت میں اخبارات و رسائل کا اجراء کیا گیا ہے۔

ناگہانی آفت یا فسادات سے متاثر افراد کی خدمت

سامعین! جب بھی آسمانی آفتوں، زلازل اور جنگوں کے ذریعہ کسی طبقہ انسانیت کو نقصان پہنچا اور ان پر مصیبت آئی یا فرقہ وارانہ فسادات میں متاثرین کا جانی مالی نقصان ہوا۔ یا نوع انسان کی خدمت کے مواقع پیدا ہوئے تو جماعت احمدیہ ہمیشہ خدمت کے میدان میں پیش پیش رہی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے 1900ء میں جنگ ٹرانسول کے زخمیوں کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی جس میں پانچ صد روپے جمع ہوئے اور جب 4 اپریل 1905ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق قیامت خیز زلزلہ کانگڑہ آیا۔ اس سے متاثرین لوگوں کی خدمت میں جماعت احمدیہ پیش پیش رہی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے قادیان کے غرباء کے لئے ملکی قحط کے پیش نظر 1941ء میں غلّہ کی تحریک فرمائی۔ اگست 1954ء میں مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) ایک تباہ کن سیلاب کی زد میں آ گیا۔ جیسے ڈھاکہ پریس نے طوفان نوح قرار دیا۔ اس موقعہ پر حضرت مصلح موعودؓ نے سیلاب زدہ انسانوں کی امداد کے لئے خوراک کپڑے اور نقدی کا انتظام فرمایا۔ 1947ء میں ملک کی پارٹیشن کے وقت انسانیت کی بے لوث خدمت جماعت احمدیہ نے کی ہے۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”ہم نے ان کے مردوں اور عورتوں اور بچوں کی اس طرح حفاظت کی... جس طرح ہم اپنے مردوں اور عورتوں اور بچوں کی حفاظت کرتے تھے اور نہ ہم نے زبان سے انہیں کوئی لفظ کہا نہ ان کی دل شکنی کی اور نہ گالی گلوچ سے کام لیا۔ لیکن اگر ہمیں کسی احمدی کے متعلق ذرا بھی شکایت پہنچتی تو ہم سختی سے ان کے پیچھے پڑ جاتے دوسری

طرف جو لوگ ارد گرد کے مقامات سے بھاگ بھاگ کر قادیان میں آئے ہم نے ان کی اتنی خاطر تواضع کی کہ سارے ہندوستان میں اسکی مثال نہیں مل سکتی ہم نے اپنے آدمیوں کو بھوکا رکھا اور ان کو کھانا کھلایا اور ایک دن تو ایسا آیا کہ ہم نے ساٹھ ہزار آدمیوں کو کھانا دیا۔ حالانکہ قادیان کی کل سولہ ہزار کی آبادی تھی جس میں تیرہ ہزار احمدی تھے۔"

کوئٹہ کا زلزلہ ہو، 2005ء کا کشمیر کا زلزلہ ہو یا صومالیہ کے قحط زدہ لاکھوں بھوکے انسانوں کی امداد کا مسئلہ ہو یا فلسطین کے بھوکے اور نہتے مسلمان ہوں اِن تمام آفات میں حضرت خلیفۃ المسیح کی رہنمائی میں احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آج کل ہومنیٹی فرسٹ کے تحت دنیا بھر مصیبت زدگان کی امداد ہو رہی ہے اور ہزاروں کنویں صاف سُتھرا پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے لگائے گئے۔

خدمت بذریعہ تعمیر مکانات

جماعتِ احمدیہ یتامیٰ ومساکین اور بے سہاروں کی رہائش کے لئے ان کے مکانات کی فراہمی کی طرف ہمیشہ سے خصوصی توجہ دیتی آ رہی ہے۔ 1911ء میں قادیان میں "دارالضعفاء" کا قیام عمل میں لایا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے 1919ء میں قادیان میں "یتیم خانہ" قائم فرمایا۔ غرباء اور یتامیٰ کے لئے قادیان میں 1926ء میں "دارالشیوخ" قائم کیا گیا۔ 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے "بیوت الحمد" کے نام پر مستحقین کے لئے کوارٹرز کی تحریک فرمائی۔ پھر قادیان میں "بیوت الحمد" کالونی کی تعمیل عمل میں آئی اور اس کے تحت جن کے پاس سر چھپانے کے لئے کوئی جگہ نہیں انہیں سر چھپانے کی جگہ مہیا کی جاتی ہے۔

قیدیوں کی خدمت

یہ ایک ایسی انسانی خدمت ہے کہ جس کی صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو سعادت نصیب ہوئی ہے اور بالعموم کسی بھی خدمت گار تنظیم کی توجہ آج تک اس طبقہ انسان کی طرف نہیں گئی۔ اور یہ بنی نوع انسان کا ایک ایسا طبقہ ہے جس کی خدمت کی ضرورت کو آج تک نظر انداز کیا جاتا رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دنیا کی احمدی جماعتوں کو تلقین فرمائی کہ قرآنی ارشاد کے مطابق قیدیوں کی خدمت کریں۔ اس سلسلہ میں عالم گیر جماعت احمدیہ نے اپنے اپنے علاقہ کی جیلوں میں جا کر قیدیوں کو اپنی خوشی اور تقریبات میں شامل کر کے خدمت انسان کی ایک انوکھی مثال دنیا کے سامنے قائم کی ہے۔

متفرق خدمات

لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ کا اجراء آپؑ کی زندگی میں عمل میں آیا تھا اور آج یہ نظام خدا کے فضل سے دنیا بھر کے اکثر جماعتوں میں جاری وساری ہے۔ جس سے بلحاظ رنگ ونسل قوم وملت سبھی مستفید ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے دستر خوان سے برکت پاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت میں جو "نظام وصیت" جاری فرمایا ہے۔ جو آئندہ دنیا کے مختلف اقتصادی نظاموں میں "نظام نو" ثابت ہو گا جس کی رو سے ہر وصیت کرنے والا اپنی آمد کا اور جائیداد کا کم از کم 1/10 حصہ سلسلہ احمدیہ کو دیتا ہے جس سے اشاعت اسلام اور تبلیغ حق کے ساتھ ساتھ یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں پر بھی خرچ کیا جاتا ہے۔

حضرتِ خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے "اَطعِمُوا الجائع" کے تحت افراد جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ اس بات پر دھیان رکھیں کہ اس کا کوئی پڑوسی رات کو بھوکا تو نہیں سو رہا اگر ایسا ہے تو اس کا فرض بنتا ہے کہ اس کے کھانے کا انتظام کرے۔

شعبہ صنعت وتجارت کے تحت مجلس خدام الاحمدیہ اپنے اپنے علاقہ میں بے روزگاروں کو روزگار دلانے کا کام اور بے ہنر کو سکھانے کا کام سر انجام دیتی ہے۔ "سیدنا بلال فنڈ" کی تحریک کے تحت جماعت کے شہداء کے ورثاء اور ان کے اہل وعیال کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سال 1993ء کو "انسانیت کا سال" قرار دیا ہے۔ جس کے تحت جماعت احمدیہ عالمگیر نے ساری دُنیا میں اس سال کو انسانیت کے سال کے طور پر منایا۔ قریہ قریہ شہر شہر جماعت احمدیہ "یوم انسانیت" کے جلسے کئے اور آج بھی وقت کی پکار ہے کہ انسانیت کی قدر کو قائم کرنے کے لئے ایک مُہم چلائی جائے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"یہ جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے کہ جس حد تک توفیق ہے خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے اور جو وسائل میسر ہیں ان کے اندر رہ کر جتنی خدمت خلق اور خدمت انسانیت ہو سکتی ہے کرتے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔ تو احباب جماعت کو جس حد تک توفیق ہے بھوک مٹانے کے لئے، غریبوں کے علاج کے لئے، تعلیمی امداد کے لئے، غریبوں کی شادیوں کے لئے، جماعتی نظام کے تحت مدد میں شامل ہو کر بھی عہد بیعت کو نبھاتے بھی ہیں اور نبھانا چاہیے بھی۔

اللہ کرے ہم کبھی ان قوموں اور حکومتوں کی طرح نہ ہوں جو اپنی زائد پیداوار ضائع تو کر دیتی ہیں لیکن دُکھی انسانیت کے لئے صرف اس لئے خرچ نہیں کرتیں کہ ان سے ان کے سیاسی مقاصد اور مفادات وابستہ نہیں ہوتے یا وہ مکمل طور پر ان کی ہر بات ماننے اور ان کی Dictation لینے پر تیار نہیں ہوتے اور سزا کے طور پر ان قوموں کو بھوکا اور ننگا رکھا جا رہا ہے اور ننگار کھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر خدمت انسانیت کی توفیق عطا فرمائے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 7 تا 13 نومبر 2003ء صفحہ 5)

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ یہ نعرہ ہم خاص طور پر غیروں کے سامنے پیش کرتے ہیں... ہم یہ نعرہ بلند کرتے ہیں کہ ہم آپس میں نفرتوں کی دیواروں کو گرا کر پیار اور محبت سے رہتے ہیں اور رہنا چاہتے ہیں۔ پس اگر ہم کسی بھی قسم کی خدمت انسانیت کرتے ہیں، ہم اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں تو یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ ہمیں دنیا کے ہر انسان سے محبت ہے اور ہم ہر ایک کے دل سے نفرتوں کے بیج ختم کر کے محبت اور پیار کے پودے لگانا چاہتے ہیں۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لئے کہ ہمیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکھایا ہے... ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نعرہ ایک ذریعہ ہے اس وسیع تر مقصد کے حصول کے لئے جس کی خاطر انسان کی پیدائش ہوئی ہے..... اس زمانے میں ہم وہ خوش قسمت جماعت ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے، ہمدردیٔ خلق اور محبت کے اصول اپنانے کے لئے چنا ہے اور آپؑ نے ہمیں وہ اصول سکھائے اور تعلیم دی۔"

(خطبات مسرور جلد 12 صفحہ 280-282)

(یہ تقریر مکرم مظفر احمد صاحب ناصر آف قادیان کے ایک مضمون مطبوعہ بدر سے تیار کی گئی ہے)

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)